

تشریح : جب مشہود، شاید اور مشہود کی اصل ایک ہے (اور یہ تینوں لفظ ایک ہی مادے سے ہیں) تو حیرت کا مقام ہے کہ شاید کو کیا سمجھا جائے اور اسے کس درجے میں رکھا جائے ؟

پوری کائنات صرف وجود واحد یعنی وجود حقیقی کی وجہ سے قائم ہے تو شاید و مشہود ایک ہی ہوئے۔ اس کے سوا دوسرا موجود نہیں۔ جو بھی شے ہے، وہ سراسر عین ذات ہے، کیونکہ ذات اور وجود میں غیرت نہیں ہو سکتی۔ شایدہ اسی حالت میں ہوگا، جب شاید و مشہود میں غیرت ہوگی۔ جب غیرت ہے ہی نہیں تو شایدہ کہاں رہا۔ جو دو جدا گانہ وجودوں کا تقاضا کرتا ہے ؟

۴۔ لغات - مشتمل : شامل - محیط۔

منمود : ظہور، وجود، نمائش۔

صُور : صورت کی جمع۔

تشریح : خواجہ عالی فرماتے ہیں :

”یہ شعر وحدت وجود اور کثرت مہموم کی تمثیل ہے۔ قطرہ و موج و حباب کے بیچ و ناچیز ہونے کو ایک عام محاورے میں اس طرح ادا کرنا کہ ”یاں کیا دھرا ہے“ منتہاے بلاغت ہے۔“

قطرے، موج اور بلبے کی اپنی کوئی ہستی نہیں، یہ تو سمندر میں چند صورتیں ہیں، جو عارضی طور پر نمایاں ہو گئیں اور ان کی ہستی سمندر ہی پر موقوف ہے۔

شعر میں یہ طور تمثیل یہ بتایا گیا ہے کہ حقیقی ہستی صرف واجب الوجود کی ہے۔ اس کے سوا جو کچھ ہے، وہ ممکنات میں شامل ہے۔ ممکنات اسی وقت تک ہیں،

جب تک سمندر ہے۔ سمندر نہ ہو تو یہ بھی ناپید ہو جائیں۔ گویا بوندیں، لہریں اور بلبے سمندر کی ذات سے الگ وجود نہیں رکھتے، لہذا انھیں کون وجود شمار کر سکتا ہے

اس کی ایک مثال یوں سمجھنی چاہیے کہ قوت نامیہ زمین کی سہر وئیدگی سے تعلق رکھتی ہے۔ اس کا ظہور درختوں، پودوں اور فصلوں کی شکل میں ہوتا ہے، لیکن اصل نامیہ ایک